7

ہماری جماعت صفاتِ الٰہیہ کی مظہر بنے

(فرمودہ ۳/ مارچ ۱۹۱۶ء)

تشہّد وتعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ جن خوبیوں اور جن صفاتِ حسنہ کا مالک ہے۔کوئی بھی نظیر ان کی کسی اور جگہ نہیں ملتی۔لیکن وہ خدا ہے۔اور باقی مخلوق۔اس لئے مخلوق میں جو صفات اور خوبیاں ہوں گی وہ سب اس خدا ہی کی ہوں گی۔اور اس کی صفات کا ظلّ ہوں گی۔پس خدا تعالیٰ میں جو صفات اور خوبیاں اور حُسن ہے انسان میں اس کا ظلّ ہے۔انسان ان صفات پر اور ان خوبیوں پر اور اس حسن پر جو اس میں ہیں خدا تعالیٰ کی صفات کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔کیونکہ انسان جو کچھ دیکھتا ہے اسی کا اندازہ لگا سکتا ہے اس لئے اس جگہ انسان جو بھی اندازہ لگائے گا۔وہ غلط ہوگا۔کیونکہ یہ اس ظل پر جو اس نے دیکھا ہے اس خدا کی صفات کا جس کی صفات کا یہ ظلّ ہیں خیال کرے گا۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کو الحمد سے شروع کیا۔نحمد سے شروع نہ کیا تا کہ بتادے کہ جس قدر بھی خوبیاں اور صفات ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ میں جمع ہیں اسی لئے تو وہ ہر طرح کی کامل حمد کے لائق ہے۔لیکن دنیا میں ایسے لوگ بہت ہیں جو اللہ تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے عیوب جمع کرتے ہیں اس کو زبان سے نہیں تو اعمال سے یا دیگر عقائد سے بے قدرت تسلیم کیا جاتا ہے۔اس کو جھوٹا کہا جاتا ہے اس کو مجبور ظالم اور بے رحم گردانا جاتا ہے۔غرض طرح طرح کے الزام خدا پر لگائے جاتے ہیں۔یہ الزام اس کے نہ ماننے والوں کی طرف سے نہیں بلکہ ماننے والوں اور اس کی ہستی کا اقرار کرنے والوں کی طرف سے ہیں۔وہ ان الزامات کو سمجھتے ہیں کہ یہ اس کے صفات ہیں اس لئے وہ ان کو بھی اسی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ایک مسلمان جو الحمد للہ کہنے والا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ ان تمام بدیوں اور الزامات کو جو اللہ تعالیٰ پر لگائے جاتے ہیں اور اس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں دُور کرے۔

نبی اور مامور اسی غرض کے لئے دنیا میں آتے ہیں تا وہ ان الزامات اور بدیوں کو جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی گئی ہیں دور کریں سچے سلسلہ کی یہی نشانی ہے کہ اس کے ماننے والے ان الزامات کو دور کریں۔جس طرح حضرت نوحؑ کی آمد حضرت ابراہیمؑ کی آمد حضرت موسیٰؑ حضرت عیسےٰؑ اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے نبیوں کی آمد جو مختلف ملکوں میں مختلف اوقات میں مبعوث ہوئے اسی لئے ہوئی کہ وہ ان الزامات کو جو لوگوں نے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر چھوڑے تھے دور کریں۔اسی طرح ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی غرض کے لئے بھیجے گئے۔جس طرح پہلے نبیوں کی جماعتیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے اسی غرض کے لئے قائم کی گئیں اسی طرح ہماری جماعت بھی اسی غرض کے لئے قائم کی گئی ہے۔پس جس طرح ان لوگوں نے جو پہلے نبیوں کی جماعت سے تھے اپنا فرض ادا کیا۔اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے کہ ہماری کوششیں مختلف طریقوں سے اور محنتیں چھوٹی ہوں یا بڑی اسی غرض کے لئے ہونی چاہئیں۔ہمارے لئے فرمایا کہ تم خدا سے مدد مانگو اس سے دعا کرو کیونکہ تم خود کوئی چیز نہیں کہ اس کام کو بجا لاؤ۔ہاں خدا سے دعا کرو۔تم ایک تلوار کی طرح سے ہو۔جب خدا اس تلوار کے قبضے کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس تلوار کو چلائے گا تو وہ تلوار جس پر پڑے گی اس کو کاٹتی چلی جائے گی۔

ہمارا جلسہ اسی غرض کیلئے دہلی میں قرار پایا ہے۔دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اس جلسے کو کامیاب کرے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ دہلی میں ولیوں۔بزرگوں۔شہیدوں اور صالح لوگوں کی بہت ہی قبریں ہیں۔حتیٰ کہ جس قدر پاک لوگ اس خاک میں مدفون ہیں زندوں سے زیادہ ہوں گے۔ان کی روحیں حق کے ظہور کے لئے تڑپ رہی ہیں وہاں یہ سلسلہ ضرور پھیلے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ جب دہلی تشریف لے گئے تھے۔تو وہاں کی جماعت نے عرض کیا کہ یہاں کے لوگ بالکل پرواہ نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ارے میاں! اگر مسیح نے ہندوستان ہی میں آنا تھا تو پھر دہلی میں آتا نہ کہ پنجاب کے کسی گاؤں میں۔جہاں بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں گویا وہ لوگ الحمدللہ کی بجائے الحمد لدھلی کہا کرتے یعنی تمام خوبیاں وہ دہلی میں جمع کرتے ہیں

وہ خیال کرتے ہیں کہ عالم ہو سکتے ہیں تو دہلی میں سے۔ ولی۔ شہید۔ صالح اور نیکوکار ہو سکتے ہیں تو دہلی سے۔ انہوں نے دہلی کو تمام صفات کا جامع بنالیا ہے اور اس قدر متکبر ہوئے ہیں کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ دہلی میں رہ کر ہمیں کسی بات کے سننے کی حاجت ہی نہیں۔ تو وہاں کے لوگ بہت بے پرواہ ہیں۔ دعا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں میں تحریک کرے کہ وہ اپنے دلوں کو طرح طرح کی آلودگیوں اور نخوت اور تکبّر سے صاف کر کے ہمارے جلسہ میں آویں اور پھر دُعا کرنی چاہیئے کہ ہمارے واعظوں کے دلوں میں کسی قسم کا تکبر نہ ہو کسی قسم کا عُجب نہ ہو۔ پھر دعا کرنی چاہیئے کہ ہمارے واعظوں کی تبلیغ میں اثر ہو اور پھر دُعا کرنی چاہیئے کہ اس اثر سے وہ لوگ فائدہ بھی اٹھائیں اور پھر دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو توفیق دے کہ وہ اس اثر کو دوسروں تک پہنچائیں۔ جلسہ آج جمعہ کے بعد شروع ہوگا۔ چار دن تک رہے گا۔ ان چاروں دنوں میں دُعا کرنی چاہیئے۔

(الفضل ۷ر مارچ ۱۹۱۶ء)